© rasailojaraid.com



**۱۸۵۷ء کے مجاہد** یہ جناب غلام رسول صاحب مہرؔ کی تالیف ہے، جسے بڑے اہتمام کے ساتھ کتاب منزل (کشمیری بازار لاہور) نے شائع کیا ہے۔ ضخامت ۲۱۱ صفحے قیمت چار روپے آٹھ آنے۔

اس کتاب کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس میں جن "مجاہدوں" کا ذکر کیا گیا ہے ان میں رانی جھانسی، ڈھونڈو پنت نانا، نانا تیا ٹوپے، کنور سنگھ اور امر سنگھ "رضوان اللہ علیہم اجمعین" کے نام نامی بھی نظر آتے ہیں ۔۔ حسرتؔ نے شاید کسی ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا تھا: جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس کتاب کی تالیف میں مہرؔ صاحب نے یقیناً کافی وقت صرف کیا اور بہت محنت کی ہے لیکن ان کا یہ نتیجۂ محنت اگر کسی مستقل کتاب کا ایک حصّہ ہوتا تو بلاشبہ زیادہ قابلِ قدر اور وقیع ہوتا، مگر ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے اس کی تشنگی بہت زیادہ کھلتی ہے، (یہ طائرانہ نظر ایک مستقل کتاب کو زیب نہیں دیتی)۔

مہرؔ صاحب نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں میلی سن، کیئی، میکمن، فارسٹ، ہومز، ساورکر وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ سب سے زیادہ حوالے شہابی صاحب کی کتاب "ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء" کے نظر آتے ہیں، لیکن مقامِ حیرت ہے کہ ذکاءاللہ اور نجم الغنی کے حوالے بہت کم نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ذکاءاللہ نے موافق اور مخالف اتنا مواد غدر اور غدر کے ہیروز کے بارے میں جمع کر دیا ہے، جو ایک طرف ان کے ذاتی علم پر مبنی ہے، دوسری طرف انگریزی تاریخوں کو بھی اُنہوں نے پیشِ نظر رکھا ہے۔ اسی طرح نجم الغنی نے قریبی عہد کی کتابوں کو سامنے رکھ کر واقعات جمع کئے ہیں، ان کتابوں سے بے نیازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے اہم اور قابلِ قدر معلومات درج کتاب ہونے سے رہ گئے۔

مہرؔ صاحب ایک مخصوص طرزِ انشاء کے حامل ہیں، واقعات کی چھان بین میں وہ جتنی چھان پھٹک کرتے ہیں، وہ بھی انہی کا حصّہ ہے وہ بالغ نظر اہلِ قلم ہیں، گذشتہ چالیس سال سے صحافت اور تاریخ ان کا خاص موضوع رہا ہے، غالبؔ کے سلسلہ میں وہ اتنی ریسرچ اور مولانا ابوالکلام آزادؔ کے واسطہ سے اتنی نایاب معلومات حاصل کر چکے ہیں کہ اس موضوع پر اُنہوں نے مجتہد کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ زیرِ نظر کتاب مجموعی حیثیت سے اُردو لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے، اور ہمیں اُمید ہے کہ مہرؔ صاحب کے رشحاتِ قلم سے اُردو زبان ابھی بہت فائدہ اُٹھائے گی۔

**صحیفہ** یہ سہ ماہی رسالہ ہے۔ جو مجلس ترقی ادب (۲۔ نرسنگداس گارڈن۔ کلب روڈ۔ لاہور) کی طرف سے سید عابد علی عابدؔ کی زیرِ ادارت اشاعت پذیر ہوا ہے۔ سیّد عابد علی عابدؔ اُردو زبان کے منجھے ہوئے ادیب، دیرینہ کار صحافی اور اردو کے مشہور اہلِ قلم ہیں۔ ان کی ادارت میں جو رسالہ نکلے، اسے اُردو زبان میں "صحیفہ" کا درجہ حاصل ہی ہونا چاہیئے۔

زیرِ نظر پرچہ میں چار افسانے ہیں۔ تشخیص چیخوف کا افسانہ ہے جسے سجاد باقر رضوی نے ترجمہ کیا ہے، ترجمہ شگفتہ اور

© rasailojaraid.com